سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

جمعتہ المبارک،23۔دسمبر2022

(یوم الجمع،28۔جمادی الاوّل1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد42: شمارہ 10

587

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔دسمبر2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(مسودات قانون کا پیش کیا جانا)

1. The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022

A MINISTER to introduce the Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022.

2. The Khatamun-Nabiyyeen University, Lahore Bill 2022.

A MINISTER to introduce the Khatamun-Nabiyyeen University, Lahore Bill 2022.

3. The University of Gujrat (Amendment) Bill 2022.

A MINISTER to introduce the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022.

4. The Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022.

A MINISTER to introduce the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022.

588

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل20۔دسمبر2022کے ایجنڈے سے زیر التواءکارروائی)

i۔ (مسودات قانون)

1. The Akhtar Saeed University Bill 2022.

MRS SABRINA JAVAID: MS FARHAT FAROOQ: MS FIRDOUS RAHNA:	to move that leave be granted to introduce the Akhtar Saeed University Bill 2022.
MRS SABRINA JAVAID: MS FARHAT FAROOQ: MS FIRDOUS RAHNA:	to introduce the Akhtar Saeed University Bill 2022.

2. The Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022.

MS SHAWANA BASHIR: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that leave be granted to introduce the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022.
MS SHAWANA BASHIR: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to introduce the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022.

3. The Punjab Journalists Housing Foundation (Amendment) Bill 2022.

CH ZAHIR UD DIN: MS SANIA KAMRAAN: MS SABRINA JAVED: MS FARAH AGHA: MS SHAHIDA AHMED: MS SHAMIM AFTAB:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Journalists Housing Foundation (Amendment) Bill 2022.
CH ZAHIR UD DIN: MS SANIA KAMRAAN: MS SABRINA JAVED: MS FARAH AGHA: MS SHAHIDA AHMED: MS SHAMIM AFTAB:	to introduce the Punjab Journalists Housing Foundation (Amendment) Bill 2022.

4. The Superior University, Lahore (Amendment) Bill 2022..

MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that leave be granted to introduce the Superior University, Lahore (Amendment) Bill 2022.
MS NEELUM HAYAT MALIK:	to introduce the Superior University, Lahore (Amendment) Bill 2022.

589

5. The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) (Amendment) Bill 2022.

MR SHAHBAZ AHMAD:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) (Amendment) Bill 2022.
MR SHAHBAZ AHMAD:	to introduce the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) (Amendment) Bill 2022.

6. The Hajvery University, Lahore, (Amendment) Bill 2022.

MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that leave be granted to introduce the Hajvery University, Lahore, (Amendment) Bill 2022.
MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to introduce the Hajvery University, Lahore, (Amendment) Bill 2022

ii۔ قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ **جناب عرفان اللہ خان نیازی:**

صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان سمجھتا ہے کہ لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں قانونی و غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی وجہ سے زرعی زمین / گرین ایریاز میں کمی برق رفتاری سے ہو رہی ہے۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ زرعی زمین / گرین ایریاز پر ہاؤسنگ سکیمیں بنوانے میں افسران و اہلکاران براہ راست یا بالواسطہ معاون بنے ہیں۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ ہاؤسنگ سکیمیں بننے سے زرعی زمین اور زرعی اجناس میں واضح کمی واقع ہوئی ہے جو مہنگائی کا سبب ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرانے شہروں میں ہاؤسنگ سکیمیں بنانے کی بجائے نئے شہر آباد کرنے کی منصوبہ بندی کی جانی چاہئے اور شہروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کثیر المنزلہ عمارتوں کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا جانا چاہئے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ شہروں میں زرعی زمین / گرین ایریاز پر قانونی و غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کو بنانے پر فی الفور پابندی عائد کی جائے، گزشتہ 15 سال کے دوران زرعی اراضی / گرین ایریاز پر ہاؤسنگ سکیموں کی اجازت دینے والوں کی نشاندہی کی جائے اور شہروں میں کثیر المنزلہ رہائشی عمارتوں کی اہمیت اور ضرورت سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔

2۔ **ملک خالد محمود بابر:**

یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ضلع بہاولپور جو کہ پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے جس کا حدود الربع دو سو میل چاروں اطراف بنتا ہے جس کی آمدن صوبہ کے تمام اضلاع سے زیادہ ہے اس کی آمدن زیادہ تر احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف سے ہوتی ہے۔ تحصیل احمد پور شرقیہ اس کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس کی آبادی 21 لاکھ ہے جو کہ مظفر گڑھ، ملتان، رحیم یار خان اور سندھ کے علاقہ تک جاتی ہے یہاں سے ضلعی ہیڈ کوارٹر 90/80 کلو میٹر کی دوری پر ہے۔ یہاں کی سینکڑوں عوام ہر روز ضلعی ہیڈ کوارٹر اپنے مسائل کے حل کے لئے بسوں، ویگنوں اور دیگر ذرائع آمد و رفت سے جاتے ہیں۔ جس سے کافی مشکلات در پیش آتی ہیں۔ لہٰذا حکومت پنجاب تحصیل احمد پور شرقیہ کو دیگر نئے زیر غور بنائے جانے والے اضلاع جن کی آبادی احمد پور شرقیہ سے بہت کم ہے کے ساتھ ساتھ اس کو بھی فوری ضلع کا درجہ اور مبارک پور کو تحصیل کا درجہ دے اور یہاں پر یکم جولائی 2023 سے ضلعی ہیڈ کوارٹر کے دفاتر قائم کر کے الگ سے کام شروع کیا جائے۔

590

3۔ **ملک واصف مظہر:** ملک مظہر عباس راں مرحوم سابقا رکن پنجاب اسمبلی کی اپنے حلقہ کیلئے بے شمار خدمات ہیں، انہوں نے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے انتھک محنت کی۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ قادر پور راں کے مقام پر زیر تعمیر ٹراما سنٹر کا نام انکی خدمات کے اعتراف میں مظہر عباس ٹراما سنٹر رکھ دیا جائے۔

4۔ **سید حسن مرتضیٰ:**
سید عثمان محمود: صوبہ بھر میں چند سال پہلے جملہ پرائیویٹ اسکولز میں دو بہن بھائی ایک ہی سکول میں پڑھنے کی صورت میں ایک بچے کی مکمل اور دوسرے بچے کی آدھی فیس لی جاتی تھی۔ تین بہن بھائی ایک سکول میں پڑھنے پر تیسرے بچے کی مکمل فیس کی رعایت دی جاتی تھی۔ حال ہی میں اکثریت بڑے پرائیویٹ سکولوں نے اس رعایت پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ پرائیویٹ سکولز میں فیس رعایت پر فی الفور عملدرآمد کروایا جائے۔

5۔ **محترمہ ثانیہ کامران:** پنجاب میں نوول نکوٹین مصنوعات پر کنٹرول / پابندی دیگر صوبوں کی طرح، پنجاب میں بھی ای سگریٹ، ویپس اور دھوئیں کے بغیر نکوٹین کے نوول مصنوعات کی روک تھام کے لئے ابھی تک کوئی قانون سازی نہیں کی جا سکی۔ یہ مصنوعات پورے پاکستان میں وسیع پیمانے پر سوشل میڈیا اور یوٹیوب مارکیٹنگ کے ساتھ مقامی اسٹورز پر آن لائن ڈیلیوری اور ذاتی خریداری کے ذریعے آسانی سے دستیاب ہیں اور نوجوانوں کو اس جانب راغب کیا جا رہا ہے۔ یہ مصنوعات کی نسبتاً نئی قسم ہے اور تمباکو پر کنٹرول کے قوانین پہلے اپنائے گئے تھے اور یہ قوانین ان مصنوعات کی روک تھام کے لئے موثر نہیں ہیں۔ اس قرارداد کے ذریعے ایوان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ نوول مصنوعات کی روک تھام کے لئے قانون سازی کی جائے اور یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان مصنوعات کے اشتہارات، پروموشن اور سپانسر شپ پر پابندی لگائی جائے۔ عوامی مقامات پر اور کسی بھی دیگر تمباکو سے پاک علاقوں میں نوول مصنوعات کے استعمال پر بھی پابندی عائد کی جائے۔ ان مصنوعات کی فروخت پر سیگریٹ کی طرح سے ٹیکس لاگو کئے جائیں۔ اسکول، کالجز اور یونیورسٹیز کے آس پاس کے علاقوں میں ان کی فروخت پر پابندی عائد کی جائے۔

iii۔عام بحث

1۔ سیاسی صورتحال

2۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی

591

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،23۔ دسمبر 2022

(یوم الجمع،28۔ جمادی الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴

سورۃ الحجرات (آیات نمبر 1 تا 4)

مومنو! کسی بات کے جواب میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سنتا، جانتا ہے (1) اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اُونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (2) جو لوگ پیغمبر خدا کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے ان کے دل تقویٰ لئے آزما لئے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (3) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں (4)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اُسی کے چراغ مجھ میں اثاثہ قلب و جاں وہی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے میرے گناہوں پہ اُس کا پردہ
وہ میرا اِمروز میرا فردا ضمیر پر حاشیے اُسی کے
شعور بھی اُس کا وضع کردہ وہ میرا ایماں، میرا یقین
وہ میرا پیمانۂ تمدن وہ میرا معیارِ زندگی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے اُسی کے قدموں میں راہ میری
اُسی کی پیاسی ہے چاہ میری اُسی کی مجرم میری خطائیں
اُسی کی رحمت گواہ میری اُسی کا غم مجھ کو ساتھ رکھے
وہی میرے دل پہ ہاتھ رکھے وہ درد بھی ہے سکون بھی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پرintroduction of Billsہیں۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022. Any member may introduce the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022.

MR SPEAKER: The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022 has been introduced. Any member may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022. Any member may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب 2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 10

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Any member may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be passed."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, we take up the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022. Any member may introduce the Bill.

مسودہ قانون خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یونیورسٹی لاہور 2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022.

MR SPEAKER: The Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022 has been introduced. Any member may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for

immediate consideration of the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022. Any member may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون خاتم النبیین ﷺ یونیورسٹی لاہور 2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 37

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 37 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Any member may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Khatam-ul-Nabiyeen (SAW) University Lahore Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

قائدِ ایوان (جناب پرویز الٰہی): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر اعلیٰ صاحب!

قائدِ ایوان (جناب پرویز الٰہی): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں خاتم النبیّین یونیورسٹی لاہور اور قرآن پاک پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ کے bills پنجاب اسمبلی سے پاس ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد جناب سپیکر اور ہاؤس میں بیٹھے پاکستان تحریک انصاف کے ممبران، دوسری جماعتیں بشمول (ق) لیگ اور (ن) لیگ کے ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ دین کی حفاظت کے bills اگر متفقہ طور پر ہی پاس ہوں تو اچھے لگتے ہیں اور message بھی اچھا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے جب ہم نے سکولوں میں ناظرہ سے لے کر ایف اے تک دینی تعلیم کا آغاز کیا اور ترجمے کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر! الحمدللہ یہاں مراد راس صاحب بھی بیٹھے ہیں ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ سکولوں میں تو یہ enforce ہونا ہی تھا لیکن اس کو انہوں نے private schools میں بھی ensure بنایا ہے۔ اس کے بعد پورے پنجاب میں دین کی تعلیم باقاعدہ طور پر شروع ہوگئی اور آج ہمارے بچوں کو دین کے حوالے سے پڑھایا جانے لگا لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ حکومت، عمران خان صاحب کی اور PTI کی حکومت میں دین کی سربلندی کے لئے اور ختم نبوت کے حوالے سے جو کام ہوا اور اس کے لئے جو قانون سازی ہوئی ہے۔ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عمران خان صاحب کو اور PTI کو بخشی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ حکومت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری اور پیارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں عطا کی ہے اور اللہ ہی اس کی حفاظت کرے گا۔ جو دین کا کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں دل و جان سے اللہ تعالیٰ پر اور آخری نبی ﷺ پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ بیشک دشمن کچھ بھی کر لے انشاءاللہ یہ حکومت قائم رہے گی کیونکہ ہم کسی سے نہیں مانگتے صرف اپنے اللہ اور آخری نبی ﷺ سے مانگتے ہیں۔ وہی ہماری حفاظت کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کتنی مشکلات سے گزر کر آپ لوگ یہاں بیٹھے ہوئے

ہیں۔انشاءاللہ ہماری اور ہر دین دار طبقے کی دعا بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔انشاءاللہ میں آپ کو بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ ہم اور ہماری نسلیں دین کی یہ خدمت جاری رکھیں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "غلام ہیں، غلام ہیں رسول کے غلام ہیں" اور "نعرہ تکبیر و نعرہ رسالت" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے، میری کابینہ اور پنجاب اسمبلی کو یہ سعادت بخشی ہے۔بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب! اس معاملے پر ہم آپ کے جذبات کی بہت قدر کرتے ہیں۔یہ جو دو بل ابھی پاس ہوئے ہیں بے شک وہ حکومتی بنچز کی طرف سے ہوں یا اپوزیشن کے بنچز کی طرف سے ہوں دونوں نے بہت اچھے انداز کا مظاہرہ کیا ہے۔چیف منسٹر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ جس نے بھی اس بل میں حصہ لیا اس نے اپنی آخرت سنواری ہے۔آپ لائق تحسین ہیں اور اللہ پاک آپ کو اس کا اجر دے گا اور جو ممبران بھی اس بل میں عبادت سمجھ کر شامل تھے اللہ پاک ان کو بھی اس کا اجر دے۔بہت شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک چھوٹی سی amendment ہے اس کے بعد میں آپ کو فلور دے دوں گا۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022. Any member may introduced the bill.

مسودہ قانون(ترمیم) گجرات یونیورسٹی2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022 any member may introduced the bill.

MR SPEAKER: The University of Gujrat (Amendment) Bill 2022 has been introduced. Any member may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022. Any member may move the motion for consideration of the bill.

مسودہ قانون(ترمیم) گجرات یونیورسٹی2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Gujrat (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, we take up the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022. Any member may introduced the bill.

مسودہ قانون(ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیز2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022.

MR SPEAKER: The Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022 has been introduced. Any member may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be

dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022. Any member may move the motion for consideration of the bill.

مسودہ قانون(ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیز2022

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. the question is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 34

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 2 to 34 of the Bill are under consideration.

Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

تحریک

جناب سپیکر: محترمہ نیلم حیات ملک!

مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی آف بیالوجیکل اینڈ الائیڈ سائنسز 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MRS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker, I move

"That leave be granted to introduce the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی آف بیالوجیکل اینڈ الائیڈ سائنسز2022

MRS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker, I introduce the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022.

MR SPEAKER: The Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022 has been introduced and referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر! یہ جتنا شور مچانا چاہتے ہیں مچالیں کیونکہ آج ان کا آخری دن ہے۔ میں سب سے پہلے جو اس ہاؤس کے اندر۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: Order in the House رانا مشہود صاحب کے بعد میاں اسلم اقبال بات کریں گے۔ جی، رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج جو اس ہاؤس کے اندر کارروائی ہو رہی ہے وہ illegal کارروائی ہے کیونکہ کابینہ موجود نہیں ہے اور منسٹر انچارج بھی موجود نہیں ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ ریاست مدینہ کے حوالے سے جو گفتگو کرتے رہے تو اگر ریاست مدینہ ہے تو پھر [*******]۔ اگر ریاست مدینہ ہے تو[*******]۔ اگر ریاست مدینہ ہے تو یہاں پر۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "imported حکومت نامنظور" اور "گندا گورنر نامنظور" کی نعرہ بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: Order in the House جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ان کے نعروں سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ریاست مدینہ اگر ہے تو[*********]۔ اگر ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں تو میں پھر کہتا ہوں کہ [*********]۔ ریاست مدینہ ہے تو [*****] [******]نے جو "الزامات" لگائے تھے ان کا جواب دو۔ ریاست مدینہ ہے تو[*******]۔ آج ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آئین اور قانون کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے" imported حکومت نامنظور " اور" چور چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House رانا مشہود صاحب اپنی بات مکمل کر لیں۔(شور وغل)

Order in the House

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد: شکریہ، جناب سپیکر! آج ہائی کورٹ کے اندر جو case ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر جناب سپیکر ڈائس کے سامنے آکر "ڈاکو ڈاکو" اور" گھڑی چور" کی نعرہ بازی کرنے لگے)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ ہاؤس کو نہیں چلانا چاہتے تو بتا دیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار بھی اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور نعرہ بازی شروع کر دی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: Order in the House رانا شہباز صاحب! دومنٹ بیٹھ جائیں۔ میں رانا مشہود صاحب کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن میں نے پہلے floor رانا مشہود صاحب کو دیا ہوا ہے۔(شور وغل)

جناب سپیکر: Order in the House

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! عطاء تارڑ نے اس صوبے کے ساتھ جو کیا ہے جس طرح اس نے رات کے دو بجے آکر گورنر کو dictation دی ہے کیونکہ گورنر یہ کام کرنے سے انکاری تھا لیکن انہوں نے 12 کروڑ عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ آپ دیکھیں کہ کس طرح گورنر کو آج منہ کی کھانی پڑی جب عدالتوں نے کہا کہ یہ غیر آئینی کام ہے۔ پتا نہیں رانا ثناء اللہ پنجاب کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں کہ میں وزیر اعلیٰ کا دفتر چھین کر دوں گا۔ آپ اسے کہیں کہ ہمیں پنجاب میں داخل ہو کر دکھائیں تو ہم اسے مان لیں گے اور یہ گورنر ہاؤس میں سکیورٹی کے لئے کبھی ایف سی لگا رہے ہیں اور کبھی رینجرز کو بلا رہے ہیں تو ایسے پنجاب نہیں چلے گا۔ یہ جو گندا گورنر ہے جس نے جو شب خون رات کے وقت پنجاب کے اُوپر مارا ہے تو اس کے بعد اِن کے چہرے صبح کے وقت دیکھنے والے تھے۔ اس کی ڈگری چیک کروالیں کیونکہ وہ جعلی ہے۔ انہوں نے جس طرح گورنر کو غلط گائیڈ کیا اور جس طرح عطاء تارڑ اور رانا ثناء اللہ نے گورنر کو غلط قانون پڑھا کر اُنہیں پھنسا دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Order in the House

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے " گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو" اور" گھڑی چور" کی نعرہ بازی)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اس گندے گورنر کو پنجاب میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔(شور وغل)

جناب سپیکر: براہِ مہربانی خاموشی اختیار کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ کہتا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ کا دفتر seal کر دوں گا۔ میں اُن کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ تمام لوگ آجائیں اور چیف منسٹر صاحب کا دفتر seal کر کے دکھائیں۔ ان میں اتنی جرأت ہی نہیں ہے۔(شور وغل)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے " امپورٹڈ حکومت، نامنظور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گھڑی چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آپ (ن) لیگ کے ممبران کی حرکتیں دیکھیں یہ یہاں اسمبلی میں کھڑے ہو کر movies بنا رہے ہیں۔ اِن کو یہ نہیں پتا کہ یہاں ویڈیو نہیں بنائی جا سکتی ان کی تربیت کی جائے۔ پہلے ان پر بیس دن کی پابندی لگی تھی اب اِن پر ایک ماہ کی پابندی لگائی جائے۔ (شور وغل)

(معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر شدید نعرہ بازی)

جناب سپیکر! ان کی حرکتیں دیکھیں یہ مجھ پر ایسے ٹوٹ رہے ہیں جیسے کتے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اِن کو سمجھائیں کہ یہ اس طرح کی حرکتیں نہ کریں۔ عطاء تارڑ صاحب نے جو پنجاب کے ساتھ کیا ہے، جو اِس گورنر نے کیا ہے، اِن کے گٹھ جوڑ دیکھیں کہ کبھی یہ زرداری کو لاہور میں لا رہے ہیں، کبھی شہباز شریف صاحب تین تین ٹوپیاں بدل کر آ رہے ہیں، کبھی یہ بلاول کو بلا رہے ہیں اور کبھی چودھری صاحبان کو بلا رہے ہیں۔ انہوں نے منڈیاں لگا لی ہیں یہ پیسوں کی offers کرتے ہیں۔ ان پر لعنت ہے، ان کی حرام کی کمائی ان کو ہی مبارک ہو۔ یہ کسی کو کیا دیں گے یہ تو خود چور ہیں۔ آپ اِن کا ریکارڈ دیکھیں ان کا جو لیڈر علاج کروانے کے لئے انگلینڈ گیا تھا وہ آج تک واپس نہیں آیا۔ آپ دیکھ لیں کہ جو اِس وقت کا وزیر اعظم پاکستان ہے اُس کا stamp paper جعلی بنا ہوا ہے۔ نواز شریف علاج کے بہانے باہر گیا اور آج تک واپس نہیں آیا۔ (شور وغل)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گھڑی چور" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہماری گزارش ہو گی کہ اِس گورنر کو یہاں پر نہیں رہنا چاہئے، اُس نے ایوان پر شب خون مارا ہے اُس کو سزا دی جائے۔ (شور وغل)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ اِن کے نعرے سنیں، (ن) لیگ والے نواز شریف کو ڈاکو کہہ رہے ہیں۔ یہ لوگ اُس ڈاکو کو انگلینڈ سے واپس لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ اُس کو کبھی امریکہ بھیج رہے ہیں، کبھی یورپ بھیج رہے ہیں اور یہ یہاں اپنے لیڈر کو ڈاکو کہہ رہے ہیں۔ اِن کو پتا ہونا چاہئے کہ امپورٹڈ حکومت نامنظور رہے۔ یہ پاکستان کا پہلا وزیر اعظم لے کر آئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا شہباز صاحب! پلیز ایک منٹ کے لئے خاموش ہوں۔ رانا مشہود صاحب! آپ اپنے ساتھیوں کو بٹھائیں میں بھی حکومتی اراکین کو بٹھاتا ہوں پہلے آپ ہی بات شروع کریں گے۔ خواجہ سلمان صاحب! پلیز آپ بھی ممبران کو بٹھائیں۔ عمر فاروق صاحب اور عرفان اللہ خان صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جہانیاں گردیزی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ پہلے رانا مشہود صاحب بات کر لیں اُس کے بعد پھر قرارداد پیش ہو گی۔ جی، رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ پہلے ہاؤس کو خاموش کرائیں ورنہ ہم کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: میں حکومت اور اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ خاموشی اختیار کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جب رانا مشہود صاحب کی تقریر ہو گی تو حکومتی اراکین سنیں گے اور جب میاں اسلم اقبال صاحب کی تقریر ہو گی تو اپوزیشن کے ممبران سنیں گے۔ یہی اصول کی بات ہے۔

جی، رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر House in order ہو گا تو اپوزیشن بات کرے گی۔ جب پرویز الٰہی صاحب بات کر رہے تھے تو ہم نے خاموشی سے سنا تھا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آج تو راجپوتانہ جنگ لگ رہی ہے۔ رانا شہباز صاحب! آپ تشریف رکھیں اور رانا مشہود صاحب کو بات کرنے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب پرویز الٰہی صاحب بات کر رہے تھے تو ہم نے خاموشی سے سنا تھا اب ہماری بات بھی خاموشی سے سنی جائے۔ ہاؤس میں discipline قائم رکھنا سپیکر کا کام ہے۔ اگر یہ بولتے رہیں گے تو پھر ہم بھی ہاؤس نہیں چلنے دیں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں اور رانا صاحب کی بات سنیں۔جی، رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج جو پہلا Bill پیش کیا گیا ہم احتراماً خاموش رہے۔۔

جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! یہ آج کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ ہم ہاؤس کو نہیں چلنے دیں گے؟۔۔

جناب سپیکر: عمر فاروق صاحب! پلیز، بیٹھ جائیں۔جی، رانا مشہود صاحب! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلا Bill جو اس ہاؤس میں پیش کیا گیا وہ ہم سب کے ایمان کا حصہ ہے۔اس ہاؤس کے ایک ممبر نے بھی نہ اس کی مخالفت کی اور نہ ہی کر سکتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ Bill unanimously پاس ہوا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: اس کے بعد کی جو کارروائی ہے سب سے پہلے اپوزیشن کا اعتراض یہ ہے کہ جب گورنر نے Cabinet کو dissolve کر دیا اور چیف منسٹر کو کہا گیا کہ نئے چیف منسٹر کے آنے تک وہ اپنا کام جاری رکھیں تو آج جو ہاؤس کے اندر۔۔۔۔(قطع کلامیاں)۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ رات کے اندھیرے میں غیر قانونی کام کرتے ہیں۔چودھری پرویز الٰہی آج بھی چیف منسٹر ہیں اور اس کی کابینہ بھی موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری پرویز الٰہی صاحب بدستور وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج کوئی کابینہ موجود نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں نے کابینہ نہیں کہا۔ میں یہی بولتا رہا ہوں کہ ممبر صاحب آپ پڑھیں۔میں نے کسی کو منسٹر نہیں کہا۔جب decision ہو گا تو اس کے مطابق we will see معزز عدالت جو فیصلہ کرے گی پھر اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ وزیر اعلیٰ اور کابینہ کو ختم کرنے والے کون ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ matter عدالت میں ہے۔ معزز عدالت کا فیصلہ بھی تقریباً آدھے گھنٹے یا گھنٹے تک آجائے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس کے سامنے آپ سے استدعا کر رہا ہوں کہ اگر آج انہوں نے ہماری بات نہ ہونے دی تو ہم آگے کوئی کارروائی چلنے نہیں دیں گے اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ کارروائی نہ چلے تو میں نہیں بولتا۔ میں آج پوری اپوزیشن کی نمائندگی کر رہا ہوں۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ان کو رات کے اندھیرے کی عادت ہے یہ ساری رات جاگتے رہے ہیں۔ ان کے غیر قانونی اقدام نہیں مانتے۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا شہباز احمد اور چودھری ظہیر الدین خان! میری گزارش ہے کہ رانا مشہود احمد خان کی بات مکمل ہو جائے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ رانا مشہود احمد خان ہمارے لئے اس ہاؤس کے قابل قدر ممبر ہیں لیکن ایک بات ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنی speech شروع کی تھی، جب آپ یہاں سے مائیک on کروا دیتے ہیں تو وہ ریکارڈ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ہم نے ان کی باتیں سنی بھی ہیں۔ اگر یہ انہی باتوں کو repeat کرنے کے لئے پھر اور آدھا گھنٹہ لینا چاہتے ہیں، اور اس سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ ہم ہاؤس کو چلنے نہیں دیں گے، انہوں نے ہاؤس کو کبھی چلنے نہیں دیا۔ یہ legislation کو کبھی چلنے نہیں دیتے۔ یہ ایک ایسی بد قسمت حکومت رہی ہے جنہوں نے اپنے پراجیکٹس خود cap کئے ہیں، سستی روٹی پراجیکٹ کہاں ہے؟ سستی روٹی کے اندر 21 ارب روپے کھا گئے، یہ کہاں مل رہی ہے؟ Mechanical تندور کے لئے 9 ارب روپے خرچ کئے اور اب کہاں Mechanical تندور چل رہے ہیں؟ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کہاں ہے؟ کہاں ہے وہ گرین ٹریکٹر؟ یہ وہ بد قسمت لوگ ہیں جو اپنی سکیمیں بناتے ہیں، پیسے لوٹتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یہ چودھری پرویز الہٰی صاحب سے سبق سیکھیں۔ آج تک 1122 ادارہ چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ان کو بات مکمل کرنے دیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان صاحب! آپ مہربانی کریں اور اپنی speech شروع کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے دوبارہ درخواست کر رہا ہوں کہ ہم سب بحیثیت انسان آپ کا بہت احترام کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ [*******] آپ کا ان میں سے تعلق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ میرے لئے سب قابل احترام اور قابل عزت ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرے نزدیک اس ہاؤس کے تمام ممبران قابل احترام ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو اس ہاؤس کا ممبر ہے وہ ہمارے لئے قابل احترام ہے لیکن جو ہمارے views ہیں۔۔۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ کس طرح کی گفتگو کر رہے ہیں کیا باقی خاندانی نہیں ہیں۔ ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ تمام کے تمام ممبران قابل احترام اور قابل عزت ہیں۔ یہ بھی اور وہ بھی تمام کے تمام قابل عزت ہیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: یہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ ان کے ایسے نازیبا الفاظ کو حذف کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی! میں نے ایسے الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ آپ تمام قابل عزت ہیں۔ میرے لئے آپ لوگ بھی اور یہ بھی قابل عزت ہیں۔ ہر ممبر قابل عزت ہے اور قابل احترام ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آج چند گھنٹوں کی حکومت کے درد کو سمجھ سکتا ہوں۔ میں اس درد میں ان کے ساتھ شامل ہوں۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب بھی میرے بزرگ ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب آپ موقع دیں تو ہمیں اپنی بات پوری کرنے دیں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات مکمل کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آج اس معزز ہاؤس سے کہنا چاہتا ہوں کہ جس وقت پہلا بل قرآن پاک کے حوالے سے پاس ہوا تھا، ہمیں فخر ہے کہ میں اس وقت ایجوکیشن منسٹر تھا اور ہم نے تمام سکولوں میں قرآن پاک کی تعلیم کو لازمی کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: الحمدللہ۔

رانا مشہود احمد خان: اور اس کے اندر جس جس نے اپنا حصہ ڈالا ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں لیکن ہم اس کے ساتھ ساتھ مذہب کی بنیاد پر اور دین کی بنیاد پر سیاسی دکانداری کسی کو بھی نہیں کرنے دیں گے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات صرف اتنی ہے کہ اس ہاؤس میں کی ہوئی ایک ایک بات ریکارڈ کا حصہ بنتی ہے جس طرح ہم نے اپنے سے پہلے آنے والے معزز ممبران کی اس ہاؤس کے اندر جو proceedings تھی اُن سے بہت کچھ سیکھا ہے ۔ یہاں اس کرسی پر بیٹھے ہوئے سپیکر صاحب کی جو ذمہ داریاں ہیں میں اور آپ اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران ہیں، ہمارے بعد جب نئے ممبران آئیں گے تو وہ اس ہاؤس کے بارے میں کیا گفتگو کریں گے میری صرف آپ سے دو درخواستیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ being a custodian of the House جب پہلی دفعہ آپ کا الیکشن تھا تو وہ سپیکر کی چیئر کا الیکشن تھا اُس میں جو illegalities commit ہو رہی تھیں جب اُس پر آواز اُٹھائی تو ہمیں 15 sittings کے لئے نکال دیا گیا، کوئی بات نہیں لیکن procedures کو تو follow کرنا چاہئے۔ دوسری بات آج اس وقت جو گورنر کا order ہے وہ stand کرتا ہے اُس کے اوپر چیف سیکرٹری نے de-notify کر دیا ہوا ہے اُس کے بعد کیس عدالت میں ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! de-notify کس کو کیا ہے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! Cabinet کو۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! Minister تو یہاں کوئی بھی نہیں بیٹھا ہے چیف منسٹر صاحب کو تو اُن کے notification کے مطابق بھی کہا گیا ہے کہ .Chief Minister would carry on

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں آپ نے بالکل صحیح interpretation کی ہے میری جو اگلی بات ہے وہ بڑی اہم بات ہے ہمیں پتہ یہ چل رہا ہے کہ یہاں ایوان میں اعتماد کی کوئی قرار داد لائی جا رہی ہے یہ matter ایک تو sub-judice ہے اس کے اوپر ابھی تازہ تازہ عدالت نے فیصلہ دیا کہ تحریری طور پر چیف منسٹر یقین دہانی کروائیں کہ وہ اعتماد کے ووٹ لیں گے، یہ ابھی فیصلہ آیا ہے یہ میں floor of the House آپ کو بتا رہا ہوں۔۔

جناب سپیکر: عدالت کا فیصلہ آگیا ہے؟ یہ میں آپ سے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہے۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب! رانا مشہود احمد خان صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ decision آگیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کوئی فیصلہ نہیں آیا معزز ممبر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں پہلے یہ گورنر کے act کو defend کر رہے تھے پھر ministers پر آگئے۔ آپ انہیں بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہاں کوئی بحیثیت منسٹر نہیں بیٹھا ہوا بحیثیت ممبران تمام لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن میں معزز ممبر سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ دوسرے پر تنقید کرنے سے پہلے یہ ذرا سوچ لیں کہ جو کچھ آپ نے رات کو کیا ہے وہ آئینی اور قانونی تھا؟ اپنی بات کا انہیں کوئی احساس نہیں ہوتا اور دوسروں پر تنقید کہ جی ہم نے یہ کر دیا، ہم نے وہ کر دیا، میرے بھائی جو کچھ عدالت سے ہونا ہے اُس کا آپ کو بھی پتا ہے ہمیں بھی پتا وہ اس لئے پتا ہے کہ غیر آئینی اور غیر قانونی جو کام ہیں اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خود دو دن اس شش و پنج میں رہے کہ ہم کیا فیصلہ کریں آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ کیا اس اسمبلی کے رولز اجازت دیتے ہیں کہ جس شخص کو اس معزز ایوان نے elect کیا ہوا ایک بندہ گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کر دے کہ میں de-notify کرتا ہوں قطعی طور پر ایسے نہیں ہو سکتا ہم de-notification کو defy بھی

کرتے ہیں اُس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور اُس کے خلاف قرار داد بھی لائیں گے دوسری بات معزز ممبر یہ فرمارہے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہاں ایک قرار داد لائی جارہی ہے کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب ایوان کا اعتماد لیں گے۔

جناب سپیکر !اگر یہ عینک اُتار دیں تو ہاؤس میں دیکھ لیں اکثریت تو ویسے ہی چودھری پرویز الہیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے اعتماد کی قرار داد ہمیں لانے کی ضرورت نہیں ہے چودھری پرویز الہیٰ صاحب elected وزیر اعلیٰ تھے، ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ رہیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب !وزیر اعلیٰ پر اعتماد کی قرارداد نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !اب بھی اس وقت ایوان میں اکثریت کس کے ساتھ ہے، ان کے ساتھ ہے ؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر !اگر اکثریت ہے تو ثابت کریں۔Vote of Confidence لے لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر گنتی کر لیں کے کہ اکثریت ممبران کدھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے کہنے پر ہم ثابت کریں؟

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان صاحب !جو آپ نے قرار داد کی بات کی ہے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کہہ رہے ہیں ایسی کوئی قرار داد نہیں ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!آپ نے میری بات کے درمیان میں ان سے clarification مانگ لی۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! تو یہ بہتر ہو گیا ہے، بات clear ہو گئی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب میں اپنی بات اس پر ختم کروں گا کہ میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عمران خان صاحب ہمیشہ یہ کہتے رہے۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب !ایک منٹ میری بات سنیں۔یہ جتنے بھی غیر مہذب الفاظ استعمال ہوئے ہیں میں اُنہیں کارروائی سے حذف کرتا ہوں، جو ذاتی حملے دونوں طرف سے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! عمران خان صاحب کی اپنی statement ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا statement ہے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! [*****************************]

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ایسے نہ کریں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ مناسب بات نہیں ہے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس طرح کے الفاظ ان کو بالکل ادا نہیں کرنے چاہئے یہ ممبر توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں یہ اس سے باز آجائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا مشہود احمد خان! آپ نے بڑی بات کرلی ہے اب میں floor میاں محمد اسلم اقبال کو دے رہا ہوں۔ ایوان کی کارروائی سے ذاتی حملے کے الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔ رانا مشہود احمد خان نے تسلی سے بات کرلی ہے اب floor میاں محمد اسلم اقبال صاحب کو دیا جارہا ہے میاں محمد اسلم اقبال ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قوائد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گورنر کے غیر قانونی اقدامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گورنر کے غیر قانونی اقدامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گورنر کے غیر قانونی اقدامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ معاملہ sub-judice ہے۔ ہم کارروائی کا boycott کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

گورنر پنجاب کا وزیر اعلیٰ اور صوبائی کابینہ کے خلاف اقدام سے اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے پر صدر مملکت سے نوٹس لینے کا مطالبہ

سینئر وزیر/ وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ/ صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان قواعد وضوابط کے تحت منظور کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت اقتدار اعلیٰ خدائے بزرگ وبرتر کے لئے مختص ہے جبکہ اختیارات کا سرچشمہ عوام ہیں۔ ریاستی و حکومتی ادارے/ شخصیات ان حدود و قیود کے پابند ہیں جو دستور و قانون طے کرتے ہیں اور کسی فرد یا ادارے کے لئے ان سے فرار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ وفاق میں برسرِ اقتدار امپورٹڈ حکومت دستور و قانون کے خلاف یلغار کئے ہوئے ہے اور صوبہ پنجاب اس یلغار کا نشانہ بن رہا ہے۔ پنجاب میں پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کے اتحاد پر مشتمل منتخب اکثریتی حکومت کو اقلیت کی جانب سے سازش سے غیر مستحکم کرنے کی قابل مذمت کوشش ہو رہی ہے یعنی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ صوبے میں ضمیر فروشی اور فلور کراسنگ جیسے شرمناک غیر قانونی ہتھکنڈوں کے ذریعے حکومت کو غیر مستحکم کر کے ووٹ و ایوان کے خلاف غیر جمہوری یلغار کا سلسلہ شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے 22 دسمبر کی رات ایک خلاف قانون حکم نامے کے ذریعے ایوان کے منتخب وزیر اعلیٰ اور صوبائی کابینہ کے خلاف اقدام سے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، عوامی مینڈیٹ کی توہین کی، ایوان کا استحقاق مجروح کیا، صوبے میں دستوری و انتظامی بحران پیدا کیا۔

صدر مملکت کو اس شرمناک اقدام کا نوٹس لینے کی گزارش ہے اور گورنر صاحب کو فوری طور پر منصب سے معزول کرنے کا اہتمام کریں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان قواعد وضوابط کے تحت منظور کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت اقتدارِ اعلیٰ خدائے بزرگ وبرتر کے لئے مختص ہے جبکہ اختیارات کا سرچشمہ عوام ہیں۔ ریاستی و حکومتی ادارے / شخصیات ان حدود و قیود کے پابند ہیں جو دستور و قانون طے کرتے ہیں اور کسی فرد یا ادارے کے لئے ان سے فرار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ وفاق میں برسرِ اقتدار امپورٹڈ حکومت دستور و قانون کے خلاف یلغار کئے ہوئے ہے اور صوبہ پنجاب اس یلغار کا نشانہ بن رہا ہے۔ پنجاب میں پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کے اتحاد پر مشتمل منتخب اکثریتی حکومت کو اقلیت کی جانب سے سازش سے غیر مستحکم کرنے کی قابل مذمت کوشش ہو رہی ہے یعنی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ صوبے میں ضمیر فروشی اور فلور کراسنگ جیسے شرمناک غیر قانونی ہتھکنڈوں کے ذریعے حکومت کو غیر مستحکم کر کے ووٹ و ایوان کے خلاف غیر جمہوری یلغار کا سلسلہ شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے 22 دسمبر کی رات ایک خلاف قانون حکم نامے کے ذریعے ایوان کے منتخب وزیراعلیٰ اور صوبائی کابینہ کے خلاف اقدام سے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، عوامی مینڈیٹ کی توہین کی، ایوان کا استحقاق مجروح کیا، صوبے میں دستوری وانتظامی بحران پیدا کیا۔ صدر مملکت کو اس شرمناک اقدام کا نوٹس لینے کی گزارش ہے اور گورنر صاحب کو فوری طور پر منصب سے معزول کرنے کا اہتمام کریں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان قواعد وضوابط کے تحت منظور کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت اقتدارِ اعلیٰ خدائے بزرگ وبرتر کے لئے مختص ہے جبکہ اختیارات کا سرچشمہ عوام ہیں۔ ریاستی و حکومتی ادارے / شخصیات ان حدود و قیود

کے پابند ہیں جو دستور و قانون طے کرتے ہیں اور کسی فرد یا ادارے کے لئے ان سے فرار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ وفاق میں بر سرِ اقتدار امپورٹڈ حکومت دستور و قانون کے خلاف یلغار کئے ہوئے ہے اور صوبہ پنجاب اس یلغار کا نشانہ بن رہا ہے۔ پنجاب میں پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کے اتحاد پر مشتمل منتخب اکثریتی حکومت کو اقلیت کی جانب سے سازش سے غیر مستحکم کرنے کی قابل مذمت کوشش ہو رہی ہے یعنی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ صوبے میں ضمیر فروشی اور فلور کراسنگ جیسے شرمناک غیر قانونی ہتھکنڈوں کے ذریعے حکومت کو غیر مستحکم کر کے ووٹ و ایوان کے خلاف غیر جمہوری یلغار کا سلسلہ شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے 22 دسمبر کی رات ایک خلاف قانون حکم نامے کے ذریعے ایوان کے منتخب وزیر اعلیٰ اور صوبائی کابینہ کے خلاف اقدام سے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، عوامی مینڈیٹ کی توہین کی، ایوان کا استحقاق مجروح کیا، صوبے میں دستوری و انتظامی بحران پیدا کیا۔ صدر مملکت کو اس شرمناک اقدام کا نوٹس لینے کی گزارش ہے اور گورنر صاحب کو فوری طور پر منصب سے معزول کرنے کا اہتمام کریں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے یہ majority کے ساتھ منظور ہوئی ہے لہٰذا یہ قرارداد پھر متفقہ طور پر ہی منظور ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، معزز ممبران حزبِ اختلاف نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے اس لئے یہ متفقہ طور پر منظور نہیں ہو سکتی۔ محرک اپنی قرارداد کے حق میں تقریر کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس سے پہلے ایک تحریک استحقاق ہے وہ لے لیں پھر اس کے بعد debate کو continue کر لیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ راجہ صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، راجہ صاحب!

گورنر پنجاب کا غیر قانونی و غیر آئینی اقدامات سے ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی مذمت

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ گورنر پنجاب کی جانب سے گزشتہ شب رات کے اندھیرے میں دستور و قواعد کو یکسر پامال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی معزولی اور صوبائی کابینہ کی تحلیل کا حکم نامہ جاری کیا گیا۔ چیف سیکرٹری پنجاب نے بلا تاخیر گورنر پنجاب کے حکم نامے کو بنیاد بنا کر وزیر اعلیٰ کے دفتر کے انخلاء، صوبائی کابینہ کی تحلیل اور چودھری پرویز الٰہی کا بطور عبوری وزیر اعلیٰ کا notification جاری کیا گیا۔ گورنر پنجاب کے ان پے در پے غیر قانونی و غیر آئینی اقدامات سے صوبے میں حکومت کی دستور و قانونی تشکیل و تسلسل میں معمولی بگاڑ ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ صوبائی مقننہ کی حیثیت اور اسمبلی کو حاصل اختیارات پر بھی کاری ضرب لگی ہے۔ دستور و قانون نہایت واضح اور غیر مبہم انداز میں صوبائی مقننہ کے اختیارات وزیر اعلیٰ کے انتخاب و ہٹائے جانے کے طریق کار اور گورنر کے اختیارات کے حدود و قیود طے کرتے ہیں۔ گورنر پنجاب کی جانب سے دستور و قانون کی صریحاً پامالی کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی کابینہ کے خلاف کیا گیا اقدام از خود منتخب ایوان پر حملہ اور صوبے کے کروڑوں ووٹرز کی توہین ہے۔ گورنر پنجاب نے اپنے اس غیر آئینی اور خلافِ قانون اقدام سے اپنے حلف سے روگردانی کی ہے۔ چنانچہ آپ سے استدعا ہے کہ اسمبلی قواعد کے تحت معزز ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی پاداش میں گورنر کے اقدامات کی مذمت کی جائے اور اسے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ اراکین اسمبلی دستور و قانون اور ایوان کے استحقاق پر رات کی تاریکی میں مارا گیا یہ ڈاکا کسی طور پر گوارا نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی طالع آزما کو صوبے میں دستوری فساد کی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ پیش کردہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی نمبر 8 کو refer کی جاتی ہے تاکہ کمیٹی دوماہ میں اس تحریک استحقاق کے حوالے سے اپنی رپورٹ پیش کرے۔جی، میاں اسلم اقبال!

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور پیشہ وارانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل کا جو عمل دہرایا گیا اور ایک غیر جمہوری انداز میں منتخب حکومت کو منتخب ایوان سے بنے وزیر اعلیٰ کو جس طرح انتہائی غیر ذمہ دارانہ، غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام کے ذریعے رات کے اندھیرے میں de notify کیا گیا اس کی مثال پاکستان کی بلکہ پوری دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جمہوری ادارے پر حملہ کرکے آپ نے جمہور کی طاقت کی نفی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ گورنر ایک قابل احترام عہدہ ہے لیکن انہوں نے اس عہدے کو متنازع بنایا ہے انہوں نے کوشش کی ہے کہ غیر منتخب شخص گورنر نے ایک منتخب وزیر اعلیٰ کے اور پوری اسمبلی کے استحقاق کو بھی مجروح کیا ہے اور اپنی ذات کی تسکین کے لئے پورے صوبے کو ہیجان کی کیفیت میں مبتلا کر دیا ہے۔12 کروڑ کی عوام پوچھتی ہے کہ جن کے پاس mandate ہے، آئین و قانون اور اسمبلی کے Rules of Procedure کے مطابق جن کو حق حاصل ہے کہ انہوں نے حکومت کرنی ہے یا حکومت سے باہر جانا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کی طاقت کو undermine کیا ہے، ممبرز کی طاقت جو عوام اپنے ممبرز کو دیتی ہے اور ممبرز اس طاقت، اعتماد اور ووٹ کے ذریعے اسمبلی کے اندر آکر قانون سازی کرتے ہیں انہوں نے اس کو بھی undermine کیا ہے۔ ہمیں تو 58(2b) کی یاد تازہ ہوگئی کہ جب ایک آمر، جب ایک ڈکٹیٹر اس power کو exercise کرتا تھا اور رات کے اندھیرے میں منتخب حکومت کو گھر بھیج دیتا تھا۔ انہوں نے بھی 58(2b) کی طرح ہی ایک شب خون مارا ہے جس کے تحت رات کے اندھیرے میں انہوں نے منتخب حکومت کے منتخب وزیر اعلیٰ کو de-notify کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ 1980 اور 1990 کی دہائی نہیں ہے بلکہ اب 2022 ہے ۔ اس اپوزیشن نے جس طرح سے گورنر کے ذریعے جو ان کا دم چھلا بنا ہوا ہے نے پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ جناب سے میری استدعا ہے کہ اس گورنر کو استحقاق کمیٹی کے سامنے لایا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ تمہیں تو وفاق کا نمائندہ ہونے کے ناتے ایک ceremonial head کے

طور پر صوبے میں بٹھایا گیا ہے لیکن تم نے 12 کروڑ عوام کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہٰذا اس کو فوری طور پر اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کے احکامات جاری کئے جائیں تا کہ ہم ان سے پوچھ سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گورنر نے تو آرڈر کئے ہی کئے لیکن رات چیف سیکرٹری کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ سامنے لایا جائے کہ اس سے کس طرح دستخط کرائے گئے؟ دستخط کرانے کے لئے اس کے پاس کون گیا تھا؟ کس نے چیف سیکرٹری کے ساتھ کیا کیا؟ یہ سامنے لایا جائے تا کہ عوام کو پتا چلے کہ ان کے ووٹوں کے تقدس کو کس طرح سے پامال اور مجروح کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے اس ملک میں آمریت رکھنی ہے تو بسم اللہ اعلان کریں کہ ملک آمریت کی طرف جا رہا ہے لیکن اگر آپ نے اس ملک کے اندر جمہوریت رکھنی ہے تو پھر جمہوری اقتدار کی آپ کو قدر کرنا پڑے گی اور آپ کو آئین کے آگے اپنے آپ کو surrender کرنا پڑے گا۔ اگر آپ اپنے آپ کو آئین کے آگے surrender نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ آئین سے بالاتر ہیں۔ میرا سوال ہے کہ کیا اپوزیشن اس حد تک چلی گئی؟

جناب سپیکر! ان کو عوام کے حالات کا نہیں پتا؟ سات ماہ پہلے کیا ہوا کہ جمہوری حکومت کو نوٹوں کی چمک کے ساتھ غیر ملکی ایجنڈے کے تحت گھر بھیج دیا گیا۔ آج ملک کے اندر انتشار ہے، دھماکے ہو رہے ہیں، مہنگائی زوروں پر ہے، فیکٹریاں بند ہیں، بے روزگاری عروج پر ہے اور غریب آدمی خودکشی پر مجبور ہے۔ میرا وفاقی حکومت سے سوال ہے کہ سات ماہ پہلے جو مہنگائی تھی آج اس سے سو گنا زیادہ ہے۔ تم تو بڑے قابل تھے، تم تو بہت کچھ کہتے تھے کہ ہمارے پاس بڑی تجربہ کار ٹیم ہے۔ تمہاری تجربہ کار ٹیم نے تو عوام کی ہڈیوں سے گودا تک نکال کر رکھ دیا ہے، ہڈیاں تک پیس دی ہیں۔ عوام کی دو وقت کی روٹی چھین لی ہے۔ ہمارے وقت میں عالمی مارکیٹ کے اندر تیل کی قیمتیں 117 ڈالر فی بیرل تھیں تو عمران خان نے پٹرول کی قیمت 150 روپیہ فی لیٹر رکھی اور ڈیزل کی قیمت 145 روپے فی لٹر رکھی۔ آج دنیا کے اندر تیل کی قیمت 74 ڈالر فی بیرل ہے لیکن پاکستان کے اندر ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں اڑھائی سو روپے ہیں۔ کیا یہ عوام کو relief دے رہے ہو؟ تم کس غیر ملکی ایجنڈے کے تحت آئے ہو وہ سامنے رکھو۔ جب تاریخ لکھی جائے گی تو تمہیں ننگا کرے گی کہ پاکستان صحیح سمت میں جا رہا تھا اور تم لوگوں نے ایک بیرونی سازش کے ذریعے پاکستان کو دوبارہ سے

کشکول اٹھانے والا ملک بنا کر رکھ دیا ہے۔ تم نے پاکستان کی غریب عوام کا نہیں سوچا، تم نے اگر سوچا ہے تو اپنی اولادوں کا سوچا ہے، اپنی کرپشن کی کمائی کا سوچا ہے، اپنی منی لانڈرنگ کا سوچا ہے اور اپنے کیسز کا سوچا ہے۔ وفاق میں بیٹھی حکومت اور یہاں کی اپوزیشن نے یہ نہیں سوچا کہ غریب آدمی جسے دو وقت کی روٹی چاہئے تمہارے دور کے اندر وہ بھی بھوکی مر رہی ہے اور تمہاری اولادیں اربوں کھربوں کھا کر بھی ڈکار نہیں مار رہیں، سمندر پی کر بھی ان کے لب خشک ہیں۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔لہذا پہلے کورم پورا کیا جائے۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ ملک کے اندر political stability نہیں ہونے دینا چاہتے، آج میری بات لکھ لیں یہ ایک foreign agenda ہے۔میں بھی ایک سیاسی ورکر ہوں میں سمجھتا ہوں کہ میرے ملک کو کس طرف لے کر جایا جارہا ہے آج اسلام آباد کے اندر دھماکہ ہوا ہے، KPK میں بنوں کے اندر کیا حالات ہو گئے ہیں؟ یہ بیرونی ایجنڈا ہے۔ آج ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وفاقی حکومت کٹھ پتلی ہے، عوام کی نمائندہ نہیں ہے، یہ امریکہ نواز حکومت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

آوازیں: کورم پورا ہے۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج پاکستان کی معیشت کی جو حالت ہے کوئی ادارہ پاکستان کے ساتھ سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں ہے۔ آئی ایم ایف ہو، ورلڈ بنک ہو یا ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک ہو ان کو پتا ہے کہ وفاق میں بیٹھے حکمران چور ہیں، ڈاکو ہیں، منی لانڈر ہیں ۔ان اداروں اور ان ملکوں کو پتا ہے کہ انہوں نے ملک کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ آج یہ کیس معاف کروا کر سمجھتے ہیں کہ نہا دھو کر آ گئے ہیں اور پھر یہ عوام کا اسی طرح خون چوسیں گے، یہ شب خون ماریں گے، انہیں شب خون مارنے کی پرانی عادت ہے۔ ان دو خاندانوں نے ملک کا بیڑا غرق کیا ہے۔ 1985 سے لے کر 2000 تک اور اس کے بعد 2008 سے لے کر 2018 تک انہوں نے اس ملک کی دولت لوٹی ہے،

اس ملک کو اس نہج پر لے آئے ہیں کہ یہ کہاں سے خود شروع ہوئے اور ملک کہاں تھا ملک نیچے آتا گیا اور ان کی ذاتی دولت اوپر جاتی رہی۔ان کا جینا مرنا اس ملک میں نہیں ہے، ان کا علاج باہر ہے، ان کی جائیدادیں باہر ہیں، ان کی اولادیں باہر ہیں، ان کا کھانا پینا باہر ہے، ان کی شاپنگ باہر ہے۔ اگر آزادی کی قیمت دے کر اس طرح کی آزادی لینا تھی تو وہ غلامی بہتر تھی ۔ ہمیں پتا تو تھا کہ یہ گورے ہیں، یہ باہر سے ہیں اور ہم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔اس پر ہمیں کوئی مسئلہ نہیں تھا کیونکہ ان کے خلاف ہم آزادی کی جنگ لڑ سکتے تھے۔وہ انگریز خود تو چلے گئے لیکن بُری نیت والے دو خاندان یہاں پر چھوڑ گئے۔ان کو غریب آدمی کا احساس نہیں ہے۔ قومی اسمبلی کے اندر NAB کے حوالے سے انہوں نے بہت سی amendments منظور کی ہیں۔کیا انہوں نے غریب آدمی کی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے کوئی ترامیم منظور کی ہیں کہ اس کو کس طرح سے relief ملے گا؟ انہوں نے تو اپنے گناہ بخشوانے کے لئے، اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے NAB کے قانون میں ترامیم منظور کی ہیں۔انہوں نے تو ایف۔ آئی۔اے کے بہت سے افسران کو فارغ کر دیا ہے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے کئی لوگوں کو جان سے مروا دیا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنر کی طرف سے جو غیر آئینی، غیر قانونی، غیر جمہوری اور غیر اخلاقی عمل کیا گیا ہے ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔جب ہم حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھتے تھے تو کہتے تھے کہ الیکشن کراؤ جبکہ حکومت والے کہتے تھے کہ ہم الیکشن نہیں کرواتے۔ آج ہم حکومت میں ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ الیکشن کراؤ جبکہ حزب اختلاف والے کہتے ہیں کہ الیکشن نہ کروائے جائیں۔یہ الیکشن نہ کروانے کا اس لئے کہتے ہیں کیونکہ 17جولائی کو عوام نے اپنے پاؤں سے جوتے اُتار کر ان کی جو ٹھکائی کی ہے اس سے انہیں عوامی مزاج کی سمجھ آ گئی ہے۔وفاق میں بیٹھی ہوئی حکومت کو عوام کے مزاج کی بخوبی سمجھ آ گئی ہے۔اس کے بعد 16۔اکتوبر کو عوام نے اپنے دوسرے پاؤں سے جوتے اُتار کر ان کی پھر ٹھکائی کی ہے لہٰذا انہیں اب اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے کہ عوام کیا چاہتی ہے اور اسی لئے یہ الیکشن سے بھاگ رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا، ایم پی اے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین!پہلے کورم پورا کیا جائے اور پھر ایوان کی کارروائی چلائی جائے۔اس وقت ایوان میں کورم نہیں ہے۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میاں محمد اسلم اقبال! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور پیشہ ورانہ ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ہم نے اپنے طالب علمی کے دور میں دیکھا ہے۔ جب ہم پانچویں، چھٹی یا ساتویں کلاس کے طالب علم تھے تو ہم نے دیکھا کہ 1985 میں نواز شریف کی شکل میں ہمارے ملک پر عذاب نازل ہوا اور چھانگا مانگا میں عوامی نمائندوں کی منڈی لگائی گئی۔ اسی طرح بے نظیر کے دور حکومت میں میریٹ ہوٹل (Marriott Hotel)، اسلام آباد میں ممبران کی خرید و فروخت کی گئی۔ جب یہ دونوں پارٹیاں اکٹھی ہوئیں تو سندھ ہاؤس میں ممبران کو اکٹھا کیا گیا۔ اس مرتبہ مسلم لیگ (ن) نے ممبران کو رائل سوئیس ہوٹل (Royal Swiss Hotel)، لاہور میں جمع کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی مہذب ملک میں اور کسی جمہوری حکومت میں اس طرح کے معاملات ہوتے ہیں؟ پاکستان کو پوری دنیا میں ان دونوں خاندانوں نے بدنام کیا ہے۔ انہوں نے ہمارے مہذب معاشرے کے اندر غیر مہذب حرکتیں کر کے اس معاشرے کا چہرہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس بات کو دُہراتا ہوں کہ وفاقی حکومت اور پنجاب میں حزب اختلاف کے ممبران اس غیر آئینی، غیر جمہوری، غیر قانونی اور غیر اخلاقی عمل سے باز رہیں۔ عوام کو سڑکوں پر آنے پر مجبور نہ کریں کیونکہ اگر عوام سڑکوں پر نکل آئی تو ان کو بھاگنے کے لئے نہ تو کوئی راستہ ملے گا اور نہ ہی چُھپنے کے لئے کوئی جگہ ملے گی۔ عوام نے ان کو گھروں سے پکڑ کر باہر نکالنا ہے اور پھر ان کا بندوبست کرنا ہے۔ اس وقت یہ اُدھر بھاگنے کی کوشش کریں گے کہ جِدھر انہوں نے اپنی جائیدادیں بنائی ہیں۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد

جناب چیئرمین: اب جناب محمد ہاشم ڈوگر بات کریں گے۔ جی، ہاشم ڈوگر صاحب! ہاؤس کا وقت ختم ہونے والا ہے لہذا آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب محمد ہاشم ڈوگر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ملک میں پچھلے کئی دنوں سے دہشت گردی کی نئی لہر کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ وزیر داخلہ پاکستان کا اصل کام اس ملک کی security اور اندرونی معاملات کی دیکھ بھال

ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وہ پچھلے ایک ہفتے سے اپنی اس ذمہ داری کو ادا نہیں کر رہے بلکہ وہ اپنے فرائض کو چھوڑ کر صوبائی حکومت کے خلاف سازش کرنے کے لئے گورنر ہاؤس لاہور میں بیٹھا ہوا ہے۔ آج اسلام آباد میں دہشت گردی کی ایک واردات ہوئی ہے۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں۔ اس واقعے میں اسلام آباد پولیس کا ایک جوان شہید ہوا ہے۔ اس واقعے میں پولیس کے کچھ جوان اور عام شہری زخمی ہوئے ہیں۔ ہمیں اس کا بہت افسوس ہے اور ہم ان کی families کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ہم اس بات کی مذمت کرتے ہیں کہ وزیر داخلہ اپنے ضروری کام چھوڑ کر یہاں لاہور میں بیٹھا ہوا ہے لہٰذا اسے واپس اسلام آباد جانا چاہئے اور وہاں پر جا کر امن و امان اور security کی صورت حال کو deal کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26۔دسمبر 2022 بوقت دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔